کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دو امانیں نازل فرمائیں۔ ایک' اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپؐ ان میں موجود ہوں"۔ اور دوسری امان' یہ ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں"۔ جب میں چلا جاؤں گا تو امت میں قیامت تک استغفار کی پناہ کو چھوڑ دوں گا۔ (جمع الفوائد' حدیث ۹۰۵۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بابرکات اپنی زندگی میں امت کے لیے امان تھا اور قیامت تک کے لیے اس طرح سے امان ہے کہ آپؐ کے بعد تاقیامت اس طرح کا عذاب نہ آئے گا کہ قوم کی قوم صفحۂ ہستی سے مٹادی جائے۔
اللہ کے رسولؐ اپنے بعد ہمیں استغفار کی پناہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ ہم استغفار ترک کر دیں تو یہ پناہ ہٹ جاتی ہے اور ہم مصائب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بارش نہ ہو' قحط پڑ جائے' مالی تنگ دستی ہو' انسانی وسائل کی کمی ہو' اللہ سے استغفار کرو' آسمان سے بارش ہوگی' مال و اولاد سے نوازے جاؤ گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ انسان استغفار کرے گا تو پھر گناہ سے بچنے کی کوشش بھی کرے گا۔ عذاب کو دعوت دینے والوں گناہوں پر جری نہ ہو گا۔ قتل و غارت اور باہمی انتشار عام ہو تو اجتماعی استغفار کرنا چاہیے۔ اجتماعی استغفار دراصل جماعتوں اور قوموں کی خود احتسابی ہے۔ مستقبل کی راہیں اس سے کشادہ ہوتی ہیں۔ اجتماعی نظام فساد کا شکار ہو' برائیاں عام ہوں تو یہ استغفار کے اثرات کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔

○

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے بغیر دعا شروع کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جلد بازی کی ہے۔ پھر

سے بلایا اور اسے یا کسی دوسرے کو مخاطب کر کے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے (اور اس کے آخر میں دعا کرنا چاہے) تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرے، پھر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود شریف پڑھے، اس کے بعد جو دعا کرنا چاہے کرے۔ (جمع الفوائد، حدیث ۹۲۳۶)

دعا اطمینان و سکون سے مانگنا چاہیے اور اس کے آداب کا لحاظ رکھ کر--- اس طرح قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ دعا مانگنا، سر سے بوجھ اتارنا نہیں ہے، دینے والی ذات سے کچھ مانگنا ہے۔ مانگنے والوں کی طرح مانگنا چاہیے۔ ایک اور روایت کے مطابق، انسان دعا میں درود کی کثرت کرے، دعا کا تہائی، نصف یا کل بھی درود ہو، تو ضروریات تو اللہ کے علم میں ہوتی ہیں، پوری کی جاتی ہیں۔ درود کے بغیر دعا معلق رہ جاتی ہے۔

○

حضرت محمد بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر ایک بندہ اللہ کی اطاعت میں اپنے چہرے کے بل اپنی پیدایش کے دن سے وفات تک پڑا رہے تو آخرت میں اسے حقیر جانے گا اور آرزو کرے گا کہ دنیا کی طرف واپس آئے تاکہ اپنے اجر و ثواب کو زیادہ کر لے۔ (رواہ احمد، مشکوٰۃ شریف)

یہ آخرت کے دن کا منظر ہے۔ اب عمل کی مہلت نہ ہو گی۔ گزری ہوئی زندگی انسان کے سامنے ہو گی۔ کوئی کس لیے، کوئی کس لیے دوبارہ دنیا میں جانے کی آرزو کرے گا۔ بد، اس لیے کہ اب کے نیکی کر کے آئیں گے، اور نیک اس لیے کہ اب کے اور زیادہ طاعت کریں، تاکہ اور زیادہ اجر سے نوازے جائیں۔ انسان، زندگی غفلت میں گزار دیتا ہے، آخرت کی پروا نہیں کرتا، آخرت میں جا کر دنیا کی اس قدر و قیمت کا اندازہ ہو گا کہ وہاں جو کچھ ملا ہے، اس دنیا کی بنیاد پر ملا ہے۔ بہت زیادہ نیکی کرنے والے، ہر ہر لمحہ اللہ کے لیے گزارنے والے بھی، مزید اجر کے لالچ میں دنیا کی تمنا کریں گے۔

کیوں نہ ہم ابھی اپنی دنیا کو اپنی آخرت کی بیش از بیش کمائی کا ذریعہ بنائیں!

○

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے۔ لوگوں سے اظہار محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھا سوال نصف علم ہے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ہر آدمی چاہتا ہے کہ اس کی معاشی حالت اچھی ہو، اس کے کام عقل و دانائی کے مظہر ہوں اور صاحب علم ہو۔ اللہ کے رسولؐ نے ان تینوں مقاصد کے حصول کے لیے نسخہ کیمیا بتایا لیکن یہ اشارہ بھی کر دیا کہ صرف یہی سب

کچھ نہیں، البتہ اس سے نصف منزل سر ہو سکتی ہے۔ تینوں کام، محنت کے کام نہیں، زندگی میں رویے اپنانے کا مسئلہ ہے۔ جس میں یہ رویے نہیں، توجہ دے کر اختیار کر سکتا ہے۔

مالی پریشانیوں کی ایک بڑی وجہ اخراجات میں بے اعتدالی ہے۔ آمدنی حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنا، اس میں جائز ناجائز کا خیال رکھنا نیکی، اور آج کل تو جہاد ہے۔ بقیہ نصف بہتری آدمی اخراجات کے بارے میں میانہ روی کی عمومی روش اختیار کر کے حاصل کر سکتا ہے۔ قومی سطح کے مسئلے کا بھی یہی حل ہے۔

عقل و دانائی ملنے جلنے سے، گفتگو کرنے سے بھی آتی ہے۔ میل ملاپ کے لیے محبت کا اظہار، حسن سلوک اور حسن اخلاق کے رویے ضروری ہیں۔ اس سے دوسرے گرویدہ ہو جاتے ہیں، تعلق جوڑتے ہیں، دکھ درد اور غمی خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔

حصول علم میں سوال کی بڑی اہمیت ہے۔ بات پوچھنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ جو بات سوال کے جواب میں معلوم ہوتی ہے، یاد رہتی ہے۔ کھلی آنکھوں سے مشاہدہ ہو، تو سوال ضرور پیدا ہوتے ہیں۔

○

حضرت علیؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنو! کوئی بھلائی نہیں ہے اس قراءت میں جس میں تدبر نہیں، اس عبادت میں جس میں تفقہ (پورا شعور) نہیں۔ (صحیح معنوں میں) کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں کرتا اور انھیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں کرتا اور قرآن پاک کو بے رغبتی کی بنا پر چھوڑ کر دوسری چیز کو جو اس کی خواہش کے مطابق ہو، نہیں لیتا۔ (جمع الفوائد، حدیث ۴۷۶۲)

قرآن پاک کی تلاوت کا اصل فائدہ اسی وقت ہوتا ہے جب اس میں تدبر کیا جائے۔ تدبر کیا ہے؟ اس کے احکام، اخلاق، عبرت آموز قصے، آخرت کی تذکیر، اللہ کی عظمت و جلال، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا بیان، ان سب کو سمجھنا، ان کو اپنانا، جائزہ لینا، یہ تدبر ہے۔ اسی طرح عبادت کو سمجھ کر ادا کرنا، نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ کے مقاصد اور تقاضوں کو سمجھ کر انھیں ادا کرنا تفقہ ہے۔

عبادات بے سوچے سمجھے نہیں، شعور کے ساتھ ادا کرنی چاہییں۔ پوری زندگی عبادت ہے۔ تفقہ یہ بھی ہے کہ قرآن پاک کے مقابلے میں کسی دوسری کتاب، اس کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے حکم اور اس کے نظام کے مقابلے میں کسی دوسرے نظام کو قبول نہ کیا جائے۔

فقیہ کے پاس لوگ مسئلے پوچھنے جاتے ہیں۔ جو حالات اور سائل کی کیفیت سے بے نیاز ہو کر مسئلہ سنا دے، امکان ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کر دے، یا اللہ کی پکڑ سے بے خوف کر دے۔ بیم و رجا اصل ایمانی کیفیت ہے۔ ایک اچھا فقیہ مسائل بتاتے ہوئے خیال رکھے گا کہ اس کی تعلیم سے یہی کیفیت پروان چڑھے،

نہ وہ رحمت سے مایوس ہو' نہ پکڑ سے بے خوف ہو جائے۔ یہ دونوں کیفیات بندگی کی راہ میں مانع ہیں۔ مایوس انسان سوچتا ہے کہ جب مغفرت نہیں' تو عبادت کا کیا فائدہ۔ اسی طرح جب پکڑ نہیں ہے تو عبادت کیوں کی جائے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کے احساسات سے محفوظ رکھے' رحمت کی بھی امید دے' پکڑ کا بھی خوف رہے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو ضعیف مومن کے مقابلے میں قوی مومن افضل اور زیادہ محبوب ہے۔ اور ہر ایک میں بھلائی ہے۔ حرص کرو اس چیز کے حصول کی جو تمھیں نفع دے۔ اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ بن جاؤ۔ اگر تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو: اگر میں نے یوں کیا ہوتا' اس طرح کیا ہوتا تو اچھا ہوتا' بلکہ یہ کہو: اللہ کی تقدیر تھی' اس نے جو چاہا کیا۔ اس لیے کہ "اگر" شیطان کے کام کے لیے دروازہ کھول دیتا ہے۔ (رواہ مسلم)

قوی مومن وہ ہے جو اللہ کی بندگی کی زیادہ قوت رکھتا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی لیے محبوب ہے کہ وہ زیادہ بندگی کرے گا۔ اس کی بندگی اپنی کیفیت' مقدار اور دائرے کے لحاظ سے زیادہ ہوگی۔ مومن قوی ہو یا کمزور ایمان کے تقاضے پورے کرتا ہے۔ کمزور مومن بھی ایمان کے تقاضے اپنی استطاعت کے مطابق پورے کرے گا' لیکن وہ قوی سے پیچھے رہ جائے گا۔ اسی لیے قوی کی فضیلت بیان کرنے کے بعد ضعیف کا حال بھی بیان کر دیا ہے کہ وہ بھی اپنی جگہ فضیلت رکھتا ہے اور اس میں بھی بھلائی پائی جاتی ہے۔

اس حدیث میں بندگی کے کاموں کی حرص کرنے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کا عزم کرنے کی ہدایت ہے۔ عبادت اور نفع کے کاموں کا شوق بھی ہونا چاہیے اور ان کا عزم بھی۔ اللہ کے توکل پر آدمی میدان عمل میں نکل آئے' حالات اور وسائل کی بنیاد پر بے بسی کا نمونہ بن کر نہ بیٹھ جائے۔ یہ نہ سوچے کہ کچھ نہیں ہو سکتا' بلکہ اپنے پاس جو کچھ ہے اسے کام کرنے میں لگا دے۔

ناکامی کی صورت میں یہ نہ سمجھے کہ اس سے غلطی ہو گئی اور تدابیر کی غلطیوں کو بنیاد بنا کر ماضی کے اوراق کھول کر انھی کا مطالعہ کرنے نہ بیٹھ جائے اور ماضی' جو ہاتھ آنے والا نہیں ہے' کے متعلق یہ نہ سوچے کہ ماضی میں اگر یوں کیا جاتا تو بہتر تھا۔ ایسی صورت میں نقصان نہ ہوتا وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح کا "اگر مگر" شیطان کو موقع فراہم کرے گا کہ انسان کو مایوسی کا شکار کر دے۔ اگر کام اجتماعی تھا تو لوگوں کو بحث و مباحثہ میں الجھا کر ایک دوسرے سے دور کر دے گا اور انتشار پھیلا دے گا۔

منشورات کی نئی پیش کش

۱۔ **تصاویر قرآنی** : قرآنی مناظر کی تصویر کشی
سید قطب کا موقلم، خرم مراد کے الفاظ

۲۔ **چند لمحات کلام نبویؐ کی صحبت میں** (مکمل) :
۱۶ اسباق اشاریے کے ساتھ از خرم مراد

۳۔ **کلام نبویؐ کی کرنیں** : ترجمان القرآن میں شائع ہونے والے حدیث کے دس اسباق یکجا، مختصر، دل کو چھونے والی تشریح، قیمتی نکات از مولانا عبدالمالک

۴۔ **احادیث قدسیہ** : اللہ کی باتیں، رسولؐ کی زبانی، بیروت کی علما کمیٹی کی مرتبہ، بھارت کے ابو مسعود ندوی کا ترجمہ و تدوین، پاکستان میں پہلی بار۔

۵۔ **روزہ اور رمضان** : رمضان ۱۴۱۹ھ کے لیے **منشورات** کا تحفہ خاص، امام غزالی، شاہ ولی اللہ، اشرف علی تھانوی، سید مودودی، سید قطب اور دیگر اکابر علما کی تحریروں سے خرم مراد کا انتخاب

ہماری منفرد پیش کش : رمضان کارڈ۔ اور خوبصورت عید کارڈ بھی
اعزہ و احباب کو رمضان کی مبارک باقاعدہ ارسال کریں۔

یہ کتابیں بھی آپ کے پاس موجود ہونی چاہئیں

☆ خطوط مودودی
☆ خرم مراد : حیات و خدمات
☆ پاکستان میں تعلیم کے زندہ مسائل

منشورات منصورہ، لاہور - 54570 فون : 5425356 فیکس : 7832194
ڈیسنٹ بک پوائنٹ : A-57، بلاک 5، گلشن اقبال، کراچی 75300 فون : 4967661

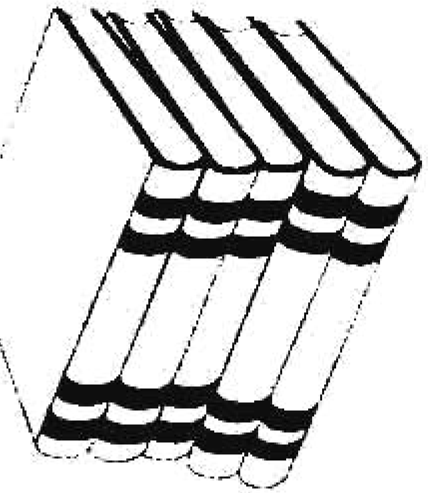

خواتین کے لیے نادر تحفہ

"خوبصورت جہیز سیٹ"

پردہ ۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

عصرِ حاضر میں اس موضوع پر لکھی جانے والی سب سے ممتاز کتاب جسے عالمِ اسلام میں وہ مقبولیت حاصل ہوئی جو کم کتابوں کے نصیب میں آتی ہے۔ مختلف زبانوں میں اب تک اس کے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔

آسان فقہ ۔ محمد یوسف اصلاحی (حصہ اول، حصہ دوم)

باہمی اختلافات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اس کتاب میں صرف وہی متفقہ عملی مسائل اور کتاب و سنت کی روح و منشا کے مطابق ان کے حل پیش کیے گئے ہیں جو عام زندگی میں پیش آتے ہے۔

آدابِ زندگی ۔ محمد یوسف اصلاحی

اپنی زندگیوں کو اسلامی آداب سے سجانے اور سنوارنے کی آرزو رکھنے والوں کیلئے نادر تحفہ

راہِ عمل ۔ مولانا جلیل احسن ندوی

ہادیِٔ اعظم نبی اکرم ﷺ کے مبارک اقوال و افعال کی روشنی میں اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ڈھالنے کے لیے رہنما کتاب۔

حسنِ معاشرت اور اس کی تکمیل میں خواتین کا حصہ۔ محمد یوسف اصلاحی

ان خواتین کے لیے جو اپنے فرائض کے گہرے احساس، پرسوز جذبات اور مجاہدانہ کوششوں سے اس خاکے میں رنگ بھر سکتی ہیں۔

قیمت مکمل سیٹ -/800 روپے　　رعایتی قیمت -/500 روپے

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

13-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور فون : -7669546 - 7664504 فیکس : -7658674

شوروم : - 10- چیمبر جی روڈ اردو بازار لاہور